خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل
5- دسمبر 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۲۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 274 | منگل 12 رجب 1416ھ' 5 فتح 1374ھش' 5- دسمبر 1995ء

دعوت الی اللہ جماعت احمدیہ کی سب سے اہم ذمہ داری ہے

میری تو دن رات کی یہ تمنا ہے۔ دن رات دل میں ایک آگ لگی ہوئی ہے۔ میں کیسے بھول سکتا ہوں اس لئے اللہ مجھے یاد کرواتا رہے گا۔ اور میں یاد رکھوں گا اور آپ کو بھی یاد کرواتا رہوں گا۔ لیکن اگر آپ نے غفلت کی وجہ سے اس بات کو بھلا دیا تو یاد رکھیں کہ آپ خدا کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔ اس لئے نہ خود بھولیں اور نہ دوسروں کو بھولنے دیں۔ آج جماعت احمدیہ کی سب سے اہم ذمہ داری خدا کا پیغام دوسروں تک پہنچانا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

نفس کی تین حالتیں ہیں۔ ایک تو نفس امّارہ ہے۔ نفس امّارہ والے کو تو خبر ہی نہیں کہ بدی کیا شئے ہے۔ دوسرا نفس لوّامہ ہے جو بدی کرتا ہے پر بدی پر ہمیشہ گھبراتا ہے اور شرمندہ ہوتا ہے اور توبہ کرتا رہتا ہے۔ ایسا شخص نفس کا غلام نہیں ہے اور اس حالت میں ہونا ایک حد تک ضروری بھی ہے اس سے دل برداشتہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اس میں بڑے بڑے ثواب ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خود بخود نور اور سکینت نازل کرتا ہے۔ خدا کی رحمت کا وقت آتا ہے اور ایک ٹھنڈ پڑ جاتی ہے اور وہ بات ہوا ہو جاتی ہے۔ انسان کو چاہئے کہ تھک نہ جاوے (-) یاد رکھو کہ جلد بازی خوفناک ہے (-) انسان کو بہادر بننا چاہئے۔ برسوں کی محنت و مشقت کے بعد آخر شیطان کے حملے کمزور ہو جاتے ہیں اور وہ بھاگ جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 267)

خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا کرنا داعی الی اللہ کیلئے ضروری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

جس نے بھی داعی الی اللہ بننا ہے۔ اس کے لئے تو یہ لازم ہو جائے گا کہ پہلے وہ اپنے رب کو پائے اس سے ذاتی تعلق قائم کرے نہ کہ صرف جماعتی تعلق۔ ان دو چیزوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ کچھ لوگ وہ ہوتے ہیں جن کے متعلق پنجابی میں کہتے ہیں کہ جنجے چڑھ گئے یعنی ان کی باراتیں جاتی ہیں۔ اور شادیاں ہو جاتی ہیں۔ اور کچھ وہ ہوتے ہیں جنہوں نے صرف جنجے چڑھے دیکھا ہوتا ہے کہ ہاں کسی اور کی بارات جا رہی تھی تو ہم نے بھی دیکھ لیا۔ اب ان دونوں میں تو زمین و آسمان کا فرق ہے۔ کلام الٰہی کی تعلیم یہ ہے کہ تم جنجے چڑھو اور پھر بلاؤ لوگوں کو اس نعمت کی طرف۔ یہ نہ کہو کہ ہم نے بھی دیکھا ہوا ہے' ان کی آواز تو اسی طرح ہوتی ہے جیسے گیڈروں کی آواز جن کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ رات کو جب چیختے ہیں اور شور مچاتے ہیں تو واقعہ یہ ہوتا ہے کہ ایک گیڈر بڑے زور سے اور بڑی تعلی سے آواز بلند کرتا ہے کہ پدرم سلطان بود۔ میرا باپ بادشاہ تھا۔ تو سارے گیڈر آگے سے جواب دیتے ہیں کہ تراچہ۔ تراچہ تراچہ (یہ آواز اسی قسم کی آتی ہے جب گیڈر بولتے ہیں) کہ ہاں ہو گا بادشاہ پر تجھے کیا۔ تجھے کیا۔ تجھے کیا تو تو بادشاہ نہیں۔ پس خدا کی طرف بلانے والے ایسے لوگوں کے ساتھ بھی یہی سلوک ہو گا۔ اگر انہوں نے خدا کو پایا نہ ہو اور صرف یہ کہتے ہوں کہ فلاں پر خدا نازل ہوا تھا۔ اور فلاں سے خدا نے کلام کیا تھا۔ فلاں نے خدا کو پا لیا تھا۔ اور فلاں نے خدا کو پا لیا تھا۔ ایسے لوگوں کو تو پھر دنیا یہی کہے گی کہ تراچہ۔ تراچہ۔ تراچہ۔ یعنی تجھے کیا تجھے کیا۔ تجھے کیا۔ جب تو نے خدا کو نہیں پایا تو ہمیں کس طرح خدا اسے ملا دے گا۔ جس نعمت کو تو خود نہیں پا سکا تو ہمیں بلاتا ہے کہ ہمیں وہ نعمت دلوا دے گا۔ یہ کتنی کھوکھلی اور بے معنی اور بے حقیقت آواز بن جاتی ہے لیکن کامیاب (داعی) کے لئے اس میں بے شمار حکمتوں کے پیغام ہیں۔

(از خطبہ فرمودہ 5- جون 1983ء)

جمعہ 8- دسمبر وقار عمل 9 سے 10 بجے

○ جیسے ہمارے سینے روشن اور منور ہیں اسی طرح اپنے گھروں اور اپنی گلیوں کو بھی صفائی سے روشن اور پاکیزہ کر دیں۔ کوئی بچہ بڑا مرد عورت وقار عمل سے محروم نہ رہے۔

(صدر عمومی ربوہ)

جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ضروری اعلان

○ الفضل میں وفات اور پیدائش کے اعلانات کرنے والے دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ اعلان پر صدر حلقہ مربی سلسلہ' صدر جماعت یا امیر صاحب کی تصدیق ضرور ہمراہ لائیں یا بھجوائیں بصورت دیگر ادارہ الفضل وفات یا پیدائش کے اعلان شائع کرنے سے معذور ہو گا۔

(مینجر الفضل)

سانحہ ارتحال

○ مکرم رشید احمد صاحب زیدی واقف زندگی لکھتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم چوہدری فتح محمد صاحب ایکسائز انسپکٹر ریٹائرڈ دارالرحمت وسطی ربوہ بقضائے الٰہی مورخہ 95-11-20 کو وفات پا گئے۔ آپ کا جنازہ بیت المہدی گولبازار ربوہ میں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری نے پڑھایا اور تدفین کے بعد مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ نے دعا کرائی۔ احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

نکاح' رخصتانہ

○ مکرم ندیم محمود صاحب آف ٹورانٹو کینیڈا ابن مکرم محمد لیئق صاحب (جو مکرم خالد محمود صاحب مربی سلسلہ کے بڑے بھائی ہیں) کا نکاح ہمراہ مکرمہ سحر خالد احمد صاحبہ بنت مکرم خالد رفیق احمد صاحب آف ہنسلوئو کے مورخہ 30 جولائی 1995ء بعد از مغرب و عشاء حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بعوض 7000 سٹرلنگ پونڈ لندن میں پڑھا۔ مورخہ 2- اگست کو لندن میں تقریب رخصتانہ ہوئی۔ جس میں دیگر معززین جماعت کے علاوہ مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کراچی نے بھی شرکت فرمائی اور آخر پر مکرم عبد الحفیظ کھوکھر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔

مورخہ 19- اگست 1995ء کو ٹورانٹو کینیڈا میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس کے اختتام پر مکرم نسیم مہدی صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کروائی۔ احباب سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

5- فتح 1374 ھش 5 - دسمبر 1995ء

بہتری کے لئے تبدیلی

جب دوست بیعت کرکے واپس جانے لگتے تھے تو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) ہمیشہ اس بات کی تلقین فرماتے تھے کہ اب آپ کو ایک نئی زندگی بسر کرنا ہے۔ اپنے آپ کو بدلنے کی کوشش کریں اور ہر بات میں بہتری نظر آنی چاہئے۔ لوگ خود محسوس کریں کہ اس شخص میں کوئی تبدیلی آگئی ہے اور اگر کوئی تبدیلی نہ آئے اور آپ ویسے کے ویسے ہی رہیں جیسے پہلے تھے تو اس بیعت کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ بیعت ہے ہی دراصل اس لئے کہ انسان اپنی زندگی کو پہلے سے بہتر بنانے کی کوشش میں مصروف ہو جانا چاہتا ہے' اس سے پتہ چلتا ہے کہ انسان اپنی عادات بدل سکتا ہے اور اپنے حالات میں بہتری لا سکتا ہے۔ البتہ ایسا کرنے کے لئے کوشش کی ضرورت ہے۔ از خود ایسا نہیں ہو سکتا۔ صرف بیعت کر لینے سے ہی ایسا نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی شخص یہی سمجھے کہ اب میں نے بیعت کرلی ہے اس لئے بہتر انسان بن گیا ہوں۔ تو یہ محض غلط فہمی ہوگی۔ بیعت کرلی ہے کا مطلب یہ ہے کہ کوشش کا آغاز کر دیا ہے کوشش کرتے رہیں گے تو بہتر بنیں گے اور کوشش نہیں کریں گے تو وہیں کھڑے رہیں گے بالکل ایسے ہی جیسے بیعت سے پہلے تھے۔ کوشش میں ایک برکت ہوتی ہے اور کوشش کو اللہ تعالیٰ نوازتا ہے۔ خاص طور پر جب مخلصانہ کوشش کی جائے تو انسانی زندگی میں بہت سے تغیرات رونما ہو سکتے ہیں پس ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر لمحہ یہ کوشش کرتے رہیں کہ ہم اپنی زندگی کو بہتر بنائیں۔ اگر ہم بیعت کے مقصد کو پیش نظر رکھیں تو ہمیں یقینی طور پر ہر لمحہ یہ خیال رہے گا کہ ہم نے اپنے آپ کو بہتر بنانا ہے۔ ہر خامی کو دور کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اور ہر نیکی پر عمل کرنا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اس سلسلے میں فرماتے ہیں :-

"دنیا میں جس قدر مشورے نفس پرستی اور شہوت پرستی وغیرہ کے ہوتے ہیں ان سب کا ماخذ نفس اَمّارہ ہی ہے لیکن اگر انسان کوشش کرے تو اسی اَمّارہ سے وہ لوّامہ بن جاتا ہے کیونکہ کوشش میں ایک برکت ہوتی ہے۔ اور اس سے بھی بہت کچھ تغیرات ہو جاتے ہیں۔ پہلوانوں کو دیکھو کہ وہ ورزش اور محنت سے بدن کو کیا کچھ بنا لیتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ محنت اور کوشش سے نفس کی اصلاح نہ ہو سکے"۔

اس ارشاد میں ہمارے لئے ایک بہت بڑی امید کا پیغام ہے۔ بعض اوقات انسان ہلکی ہلکی کوشش کرتا ہے اور جب نتائج سامنے نہیں آتے تو مایوس ہو جاتا ہے لیکن ضرورت اس بات کی تھی کہ وہ کوشش کرتا۔ خوب کوشش کرتا اور کوشش کرتا ہی چلا جاتا۔ حضرت صاحب نے (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کیسی اچھی مثال دی ہے جو ہر شخص کو نظر آسکتی ہے اور ہر شخص اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ پہلوان بننے سے پہلے جسم ویسا ہی ہوتا ہے جیسے عام آدمیوں کا لیکن پھر وہ شخص ورزش شروع کرتا ہے اور محنت کرتا ہے اور ورزش کرتا ہی چلا جاتا ہے اور محنت بھی کرتا ہی چلا جاتا ہے بلکہ اگر وہ ورزش اور محنت کرنے سے گریز کرلے تو نہ صرف یہ کہ اس کا جسم وہیں ٹھہر جاتا ہے بلکہ وہ ڈھیلا پڑنے لگتا ہے اور کمزوری آنے لگتی ہے اسی لئے وہ ورزش کرتا ہے اور محنت بھی کرتا ہے اور کرتا ہی چلا جاتا ہے۔ اس مثال کو سامنے رکھ کر ہمیں بدیوں سے بچنے اور نیکیوں کو اختیار کرنے کی کوشش میں کبھی کمی نہیں آنے دینی چاہئے۔ ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہئے کہ ہم بیعت کے عہد کے مطابق اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر بناتے چلے جائیں گے۔ ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ کی مدد بھی حاصل ہوتی ہے۔

دئے جلا کے منڈیروں پہ رکھ دئے میں نے
گلی گلی میں اُجالوں کا کر دیا ساماں
مجھے خبر ہے کہ پہلے سے اب نہیں حالات
خدا کے فضل سے آئیگا اب مرا مہماں

ابو الاقبال

○

مَیں اس طبیعتِ نازک سے اپنی نالاں ہوں
بلائے جاں ہوئی مجھ پہ روشنی میری

رضا و صبر کے دامن میں ڈھانک لے مجھ کو
تیری خوشی میں ہو یاربّ ہر اِک خوشی میری

نہ پوچھ حالِ دلِ زار ہم نشیں مجھ سے
زبانِ حال سے گویا ہے خامشی میری

جو تجھ پہ مرتے ہیں مَیں ان پہ جاں دیتا ہوں
ہوئی رقیبوں سے بھی اب تو دوستی میری

جو تیرے نام کے دشمن ہیں میرے دشمن ہیں
نہیں ہے ورنہ کسی سے بھی دشمنی میری

نگاہِ لُطف ہو محمود ورنہ ڈر ہے مجھے
تباہ کر نہ دے مجھ کو یہ بے کسی میری

میری ضعیفی پہ کچھ رحم کیجئے حضرت
پھنسی بھنور میں ہے کشتیٔ زندگی میری

مولانا ذوالفقار علی خان صاحب گوہر

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع خطبہ فرمودہ 3- اپریل 1987ء میں فرماتے ہیں۔

احمدیت کی اگلی صدی میں واقفین زندگی کی اشد ضرورت ہے جماعت کے ہر طبقہ سے لکھو لکھا کی تعداد میں واقفین زندگی آنے چاہئیں جن کو دراصل ہم خدا تعالیٰ کے حضور اس نیت کے ساتھ تحفہ کے طور پر پیش کر رہے ہیں کہ ان کی صلاحیتوں سے بعد ازاں اگلی صدی کے لوگوں نے فائدہ اٹھانا ہے۔

جن والدین کو اللہ تعالیٰ نے اولاد کی نعمت سے نوازا ہے ان سے درخواست ہے کہ وہ حضرت صاحب کے ارشاد کے تحت اپنے بچوں کو وقف کے لئے پیش کریں نیز جن والدین کے واقف زندگی بچوں نے میٹرک کا امتحان دینا ہے وہ بھی جلد اطلاع دیں تاکہ ان کے بچوں سے براہ راست بھی خط و کتابت کی جائے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

ثواب کا موقعہ

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"میں ان کارکنوں کو بھی جنہوں نے تحریک جدید کے کام کو اپنے ذمہ لیا ہوا ہے توجہ دلاتا ہوں کہ ان کو خدا تعالیٰ نے بہت بڑے ثواب کا موقعہ دیا ہے کہ وہ بھی بیدار ہوں اور اپنے مقام کی عظمت کو سمجھیں انہیں صرف اپنے چندے کا ثواب نہیں ملتا بلکہ دوسروں کے چندے وصول کرنے کا ثواب بھی ملتا ہے۔"

حضرت امام جماعت احمدیہ نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان 95-11-3 کو فرمادیا ہے جملہ جماعتیں نئے سال کے معیاری وعدے جلد از جلد مرکز کو ارسال فرمادیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری ربوہ

ستارہ مظفر

مکرمہ سائرہ خاتون صاحبہ

اہلیہ محترم مولانا عبدالرحیم درد صاحب

ستارہ مظفر اپنی کتاب ہراول دستہ میں مکرمہ سائرہ خاتون صاحبہ کے متعلق مزید لکھتی ہیں۔

ایک خاص خوش بختی= محترمہ سائرہ درد صاحبہ کو حضرت ممانی جان صالحہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت میر محمد اسحاق صاحب (جو حضرت اماں جان حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ کے بھائی تھے) کو ان کی وصیت کے مطابق آخری غسل دینے والوں میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ نے اپنی آخری بیماری میں اس خواہش کا اظہار کیا تھا۔ کہ غسل دیتے وقت سائرہ کو شامل کرلینا۔

خاندان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے عقیدت= آپ کو خاندان حضرت بانی سلسلہ سے دلی محبت تھی۔ جب بھی وہ ربوہ آتیں خواتین (خاندان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) اور دیگر افراد خاندان سے ملاقات کے لئے ضرور جاتیں اور بہت سادگی اور پر مسرت ہو کر اس بات کا اظہار کرتیں۔ کہ جس طرح لڑکیوں کو اپنے میکے جا کر خوشی ہوتی ہے اسی طرح مجھے ان عظیم ہستیوں سے مل کر روحانی مسرت ہوتی ہے۔

عظیم خاوند کی وفات کے بعد آپ نے عمر کا اکثر حصہ ربوہ گزارا۔ ربوہ آپ کی عقیدتوں کا مرکز تھا۔ یہاں آتیں تو کھل اٹھتیں۔ محلہ میں ہمسایوں کے گھروں میں نہایت اپنائیت و محبت سے ملتیں اور اپنوں کی طرح ان کے دکھ درد میں شریک ہوتیں۔

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کی بہو محترمہ بیگم ڈاکٹر محمد احمد صاحب فرماتی ہیں کہ

"کئی دفعہ سوچا کہ پہلے جا کر مل آؤں لیکن آپ ہر دفعہ بازی لے جاتیں۔ میں سوچتی ہی رہتی اور وہ ملنے چلی آتیں۔ اکثر شرمندگی تو ہوتی لیکن دل اس قدر خوش ہوتا جیسے میری ماں آگئی ہو میں اپنے دکھ بتاتی تو بڑی توجہ سے سنتیں۔ تسلی دیتیں۔ اور واقعی میں مطمئن بھی ہو جاتی۔

آخری مرتبہ جب آپ کے چھوٹے بیٹے نے آپ کو اپنے گھر فیصل آباد لے جانا چاہا تو ربوہ کسی صورت چھوڑنے کو تیار نہ تھیں۔ مگر آپ کی بیماری کا تقاضا تھا کہ بہتر طبی سہولتوں کی غرض سے آپ لاہور یا فیصل آباد میں رہیں۔

ایک خاص سعادت یہ آپ کی خوش قسمتی تھی کہ بیماری کے آخری ایام میں قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر حضرت مرزا طاہر احمد صاحب بنفس نفیس محترمہ سارہ درد صاحبہ کی عیادت کی غرض سے لاہور میں آپ کے پاس تشریف لائے۔ اس طرح آپ کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور قدرت ثانیہ کے چار مظہروں کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ اور دیگر ہستیاں بھی ازراہ شفقت محبت آپ کی عیادت کے لئے تشریف لائیں۔

شکر کے کلمات ہمیشہ آپ کی زبان پر جاری رہے۔ ساری عمر سفید پوشی، خودداری، قناعت توکل سے بسر ہوئی آپ وفا کا پیکر تھیں۔ انتہائی نامساعد حالات میں آپ نے ایک عظیم واقف زندگی شوہر کے ساتھ صبر و استقامت و وفا کے ساتھ زندگی گزاری۔

وفات 1983ء میں 7۔جنوری کو 82 سال کی عمر میں لاہور میں اپنے مولیٰ حقیقی سے جاملیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی روح پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے اور ہر آن آپ کے درجات بڑھاتا چلا جائے۔ اور آپ کی اولاد اور ہم سب کو آپ کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بیت نصرت جہاں۔کوپن ہیگن (ڈنمارک)

حسن آرا منیر دوش بدوش میں مزید لکھتی ہیں:-

یہ وہ تیسری بیت ہے جو صرف احمدی عورتوں کے چندے سے تعمیر کی گئی۔ اس کی تحریک حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے 27۔ ستمبر 1964 کو کی گئی۔ حضرت امام جماعت الثانی کے پچاس سالہ دور امامت کی تکمیل پر صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ خیال ڈالا کہ اپنے محسن عظیم کے احسانوں کی یادگار کے طور پر جو خصوصاً اس نے طبقۂ نسواں پر کئے احمدی عورتیں کیوں نہ ایک بیت تعمیر کرائیں۔ چنانچہ آپ نے یہ تجویز پیش کی جسے حضرت صاحب نے منظور فرمالیا۔

احمدی عورتوں نے اس تحریک پر حسب روایات شاندار رنگ میں لبیک کہا اور مالی قربانیوں کی عظیم الشان مثال پیش کی۔ 6۔ ستمبر 1965ء کو بھارت نے پاکستان پر حملہ کر دیا جس کے نتیجہ میں آمد میں کمی ہو گئی اور احمدی عورتوں نے انفرادی اور اجتماعی طور پر دفاعی فنڈ میں بھی دل کھول کر حصہ لیا۔ تاہم ایک سال گزرنے کے بعد مستورات سے جتنی رقم کا مطالبہ کیا گیا تھا نہ صرف یہ کہ وہ رقم پوری ہو گئی بلکہ اس سے زائد رقم جمع ہو گئی۔

بیت نصرت جہاں کا نام حضرت امام جان کے نام پر رکھا گیا۔ 6۔ مئی 1966ء کو اس کا سنگ بنیاد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے رکھا اور افتتاح حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا ناصر احمد صاحب نے 21۔ جولائی 1967ء کو کیا۔ اور 6 لاکھ 6 ہزار کی رقم خطیر اس مد میں احمدی خواتین نے جمع کی۔

"نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم"

4۔ اپریل 1970ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا ناصر احمد صاحب نے مغربی افریقہ کا سفر اختیار کیا۔ آپ کے اس سفر کا مقصد اعلائے کلمۃ الحق اور اشاعت دین حق تھا۔ مغربی افریقہ کے قریباً تمام ممالک میں کثرت کے ساتھ احمدی جماعتیں موجود ہیں۔ اس سفر سے ان کی برسوں کی تمنا اور آرزو پوری ہوئی۔ یہ تاریخی سفر انتہائی کامیاب رہا اور اس سفر کے ذریعہ افریقہ میں دین حق کے نئے دور کا آغاز ہوا۔ اس کامیاب دورے سے واپسی پر "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" قائم فرمایا تا افریقہ کی مظلوم اقوام کے لئے اس فنڈ سے ڈسپنسریاں۔ ہسپتال اور سکول کھولے جائیں۔

آپ کی کامیاب مراجعت پر احمدی خواتین کی مرکزی تنظیموں اور تعلیمی اداروں کی طرف سے استقبالیہ تقریب میں جو سپاسنامہ پیش کیا گیا اس کے جواب میں آپ نے جو تقریر فرمائی اس میں احمدی مردوں اور عورتوں کی قربانیوں کو سراہا اور فرمایا:

"احمدی مرد اور احمدی عورتیں اپنی خصوصیت کو برقرار رکھتے ہوئے غلبہ دین حق کے لئے ایک جیسی قربانیاں کرتے چلے جائیں یعنی قربانیوں کے میدان میں نہ عورتیں مردوں سے پیچھے ہوں نہ مرد عورتوں سے پیچھے بلکہ سب ہی ایک دوسرے پر سبقت لے جاتے ہوئے ایک جیسی قربانیاں کرتے چلے جائیں" آپ نے افریقہ کی احمدی خواتین کے جذبہ قربانی کی بھی بہت تعریف کی۔ "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" میں احمدی عورتوں نے مردوں کے دوش بدوش لاکھوں روپے چندہ دیا۔ نصرت جہاں ریزرو فنڈ سے کلام الٰہی کی ستائیس ہزار جلدیں مع انگریزی ترجمہ افریقہ کے چھ ممالک میں بھجوائی جاچکی ہیں۔

(بحوالہ تاریخ لجنہ جلد سوم ص 647)

اور کئی اعلیٰ تعلیم یافتہ خواتین اپنے خاوندوں کے ساتھ زندگی وقف کرکے افریقی ممالک میں خدمت دین بجالا رہی ہیں۔ جن میں ٹیچرز اور ڈاکٹر بھی ہیں۔

غانا کے شمالی علاقہ میں بچیوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے کے لئے 1970ء میں نصرت جہاں گرلز اکیڈمی بھی کھولی جاچکی ہے۔

جامعہ نصرت میں سائنس بلاک کی تعمیر 8۔ مارچ 1970ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ نے جامعہ نصرت ربوہ میں سائنس بلاک کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس بلاک پر کم و بیش ڈیڑھ لاکھ روپے خرچ ہوئے۔ جس کا نصف لجنہ اماء اللہ نے دیا۔

تحریک خاص 25۔ دسمبر 1972ء کو لجنہ اماء اللہ کے قیام پر پورے پچاس سال گزر گئے۔ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے 1968ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر یہ تحریک پیش کی کہ لجنہ کے جشن پچاس سالہ کے موقع پر لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ایک لاکھ روپے کی رقم اشاعت کلام الٰہی کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔ تاریخ لجنہ اماء اللہ پچاس سالہ لکھی جائے گی اور دفتر لجنہ تعمیر کیا جائے گا اس تحریک کو "تحریک خاص" کا نام دیا گیا۔

پنجاہ سالہ جشن کے موقع پر جو 17، 18، 19 نومبر کو مرکز ربوہ میں منایا گیا۔ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے ممبرات لجنہ کی طرف سے دو لاکھ روپے کا گراں قدر عطیہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے یہ رقم جدید پریس میں لگانے کا ارشاد فرمایا۔ تا اس پریس میں قیامت تک کلام الٰہی چھپتا رہے اور ممبرات لجنہ کو ثواب ملتا رہے دو لاکھ کے عطیہ میں سے ایک لاکھ کی رقم لجنہ انگلستان نے پیش کی۔

1973ء کے سیلاب میں لجنہ کی مساعی 1973ء میں پاکستان میں خوفناک سیلاب آیا اور پاکستان کی معیشت کو بہت نقصان پہنچا۔ ہر جگہ جہاں لجنات قائم ہیں عورتوں نے مردوں کے دوش بدوش کام کیا۔ روٹی۔ کپڑے۔ گندم۔ نقدی۔ لحاف۔ گدے۔ ٹینٹ۔ جوتے انفرادی و اجتماعی طور پر ریلیف کیمپوں میں پہنچائے گئے۔ اور سیلاب زدگان میں تقسیم کئے گئے۔

لجنہ اماء اللہ کراچی کی خدمات اس ضمن میں قابل تقلید رہیں۔ لجنات نے مندرجہ بالا اشیاء کے علاوہ چاول۔ چائے کی پتی۔ بسکٹ۔ اچار۔ دودھ کے ڈبے اور ماچسوں کے پیکٹ بھی سیلاب زدگان کے لئے مہیا کئے۔

مہمان خانہ مستورات جلسہ سالانہ پر عورتوں کے قیام کے لئے جگہ کی تنگی شدت سے محسوس ہونے لگی تھی۔ جماعت کی بفضل خدا بڑھتی ہوئی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ کی منظوری سے صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان.....................ذکیہ بیگم

محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ

ہماری امی جی حمیدہ بیگم زوجہ چوہدری محمد الدین عادل نہ صرف امی تھیں بلکہ ہمارے ابا بھی تھیں وہ کس طرح؟

یہ داستان بہت صبر آزما اور یہ سفر نہ صرف کٹھن ہے بلکہ نصیحت آموز بھی ہے جو آپ کی 82 سالہ زندگی میں سے 60 سال پر پھیلا ہوا ہے۔ جس طرح ہر مرد عورت کی زندگی کا ایک نیا سفران کے ازدواجی زندگی میں منسلک ہونے سے شروع ہوتا ہے اسی طرح ہماری امی کا یہ سفر بھی 36-1935ء میں شروع ہوا آپ کے والد مولانا صدرالدین صاحب فاضل السنہ شرقیہ ملازمت کے سلسلہ میں صوبہ سرحد میں رہائش پذیر ہوتے تھے لیکن بیٹی کی رخصتی اپنے گاؤں مونگ سے کی اس زمانہ میں مونگ سے منڈی بہاؤالدین کا سفر ہیڈ رسول جانے آنے والے ٹھیلوں پر کرنا پڑتا تھا چنانچہ دلہا دلہن معہ چند باراتیوں کے منڈی بہاؤالدین ٹھیلوں پر پہنچے اور وہاں سے ٹرین پر پھلروان ریلوے سٹیشن اتر کر آگے ادرحماں تک اکیس میل کا تکلیف دہ سفر کچھ پھٹے پرانے ٹانگہ پر اور کچھ گھوڑی پر طے کرکے تھک ٹوٹ کر مغرب کے بعد منزل پر پہنچے۔

اجنبیت اور اداسی میں مونس و غمخوار بننے والے ساس اور خسر وفات پاچکے تھے مگر ہماری پھوپھی سردار بی بی نے آپ کے ساتھ ماں اور ساس کا سالاڈ پیار کا سلوک روا رکھا اور ہمارے تایا چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بڑے بھائی اور خسر کے قائمقام ثابت ہوئے خدا تعالیٰ ان دونوں بزرگوں پر اپنی رحمت کا سایہ رکھے جیسے انہوں نے ہماری امی پر رکھا اسی وجہ سے امی گاؤں میں پردے کے تمام تقاضوں پر بخوبی قائم رہیں جیسے میکہ میں پردہ دار رہتی تھیں۔ لیکن پیار اور عزت کرنے والے یہ بزرگ بھی جلد اللہ کو پیارے ہو گئے آپ اپنے پڑھے لکھے اور عالم دین خاوند اور بزرگوں کے زیر سایہ سسرال سے میکے کے دشوار سفر کی تکلیف ہمیشہ خندہ پیشانی سے برداشت کرتی رہیں مگر آپ کے نام کی طرح آپ کے اوصاف حمیدہ کے اجاگر ہونے والا کڑا اور کٹھن امتحان اس وقت شروع ہوا جب آپ تین بیٹیوں اور ایک بیٹے کی ماں بن کر اپنے سہاگ کے صرف تیرہ برس خوش و خرم گزار کر فروری 49ء میں اچانک بیوہ ہو گئیں یہ نیا سفر آپ کی زندگی کے چھیالیس برسوں پر محیط ہے۔ اس وقت جو اس سال بیوگی اور ہماری یتیمی کی کیفیت دیکھ کر سن کر ہر دردمند دل کی آنکھیں اشکبار ہو جاتی تھیں۔ سب سے بڑی میں تھی جو صرف دس سال کی تھی۔ امی کا اس تنہا زندگی کا سہارا اور سہانے خوابوں کی تعبیر بننے والا اکلوتا بیٹا چوہدری ناز احمد ناصر صرف آٹھ سال کا تھا دو بہنیں اس سے بھی چھوٹی تھیں۔

ان دنوں صرف احمدیت کے ناطے اس گاؤں میں دوسری برادری اور باہر سے بیاہ کر لائی جانے والی وہ واحد عورت ہماری امی تھیں۔ دیہاتی لڑکیوں میں سلائی کڑھائی سیکھنے کا رواج نیا نیا تھا۔ آپ نہایت نفیس سلائی کڑھائی جانتی تھیں ابتدائی دینی مسائل اور قاعدہ پڑھنے کے علاوہ سارے قبیلہ کی بچیاں سلائی کڑھائی آپ سے سیکھا کرتی تھیں دن کے اگلے پچھلے ٹائم آپ کے پاس بچیوں کا جمگھٹا رہتا تھا جس سے تنہائی کے جاں گسل احساس سے محفوظ رہیں۔ آپ نے اس صدمہ عظیم کو نہ صرف صبر کا کوہ وقار بن کر برداشت کیا بلکہ مردانہ ہمت' خودداری' اور عالی حوصلگی کے ساتھ ہماری تعلیم و تربیت میں کمر بستہ ہو گئیں۔ جس کی مثال ملنا مشکل ہے اس کا ایک نتیجہ یہ ہوا کہ اپنی برادری میں سے پہلے مڈل پاس کرنے والی میں یتیم بچہ تھی۔ جس نے گاؤں میں سکول نہ ہوتے ہوئے بھی پرائیویٹ امتحان پاس کیا۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ہمیشہ امتحان میں ڈالتا آیا ہے۔ چنانچہ حمیدہ بیگم بھی ایک اور امتحان میں ڈالی گئی اکتوبر 55ء میں آپ کے زاہد شب بیدار عالم تبحر والد صاحب کی دعاؤں' محبتوں اور شفقتوں بھرا سایہ بھی سر سے اٹھ گیا آپ نے اس صدمہ جانکاہ میں بھی صبر و تحمل کا دامن تھامے رکھا عبادات اور ذکر الٰہی کا شغف پہلے سے بھی بڑھالینے کی توفیق ملتی رہی۔ اللہ تعالیٰ کا بھی آپ سے نرالا سلوک رہا جو ہم نے اپنی زندگیوں میں ہر قدم پر ملاحظہ کیا ہے۔ گاؤں کے اکثر لوگ ایک آدھ دودھ دینے والی گائے یا بھینس رکھتے ہیں ہماری امی نے گائے یا بھینس کی دیکھ بھال کے لئے علیحدہ کوئی آدمی نہیں رکھا اور نہ اس کی گنجائش ہی تھی۔ اباجی کے عزیز ہی اپنے مویشیوں کے ساتھ رکھتے رہے اور دودھ گھر دے جاتے رہے یا میں حویلی سے جا کر لے آتی تھی۔ اسی طرح زمیندارے کے دیگر امور جو فصل کے اٹھانے سے متعلق ہوتے ہیں جو مالکان کی مستورات نے خود' مزارعین اور دیگر عورتوں سے انجام دلوانے ہوتے ہیں۔ ہماری امی کے پردہ کی شرم رکھتے ہوئے مولا کریم عزیز داروں کی دیگر مستورات کے ذریعہ یہ بھی کرواتا رہا۔ جو بھی تھوڑا بہت فصل سے حصہ ہوتا ہماری تائی صاحبہ گھر لا کر دیتی رہیں۔ کبھی امی نے کم و بیش کا اعتراض کرکے تلخی پیدا نہ ہونے دی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت' شفقت اور پیار کا کون کون سا سلوک تحریر کروں۔ گاؤں میں بچی کی شادی اور رخصتی اچھے بھلے کھاتے پیتے اور زندہ سلامت والدین اور بھائیوں کے لئے بڑا مشکل مرحلہ ہوتا ہے۔ انہی رسوم و قیود کی وجہ سے لڑکیاں بڑی بڑی عمروں کو پہنچ جاتی ہیں لیکن میں جو آپ کی بڑی بیٹی تھی ابھی اٹھارہ انیس برس کی تھی کہ میری شادی کے تمام انتظامات اس متوکل اور سگھڑ بیوہ نے نہایت سہولت اور آسانی سے طے کر لئے۔ ادھر آپ کے کندھوں سے میری رخصتی کا فریضہ سر سے اترا تو ساتھ ہی اکلوتے بیٹے نے میٹرک اعلیٰ نمبروں میں پاس کر لیا تو امی جی کے تایا زاد بھائی اے آر سلیم صاحب نے کراچی بلوا کر کسی روزگار پر لگوا دیا اور یوں آپ کی گزراوقات کا ظاہری سبب بنا کر اس پردہ نشین کی سفید پوشی کی لاج بھی رکھ لی اور باقاعدہ ماہوار آمد کا ذریعہ بن گیا۔

آج ہم خود بھی یہ سوچ کر قدرت خداوندی کے گن گاتے ہیں۔ کہ تھوڑی سی زرعی زمین اور وہ بھی بٹائی پر تھی کیسا غیب سے برکت کا ہاتھ اس میں شامل ہوتا تھا کہ ہم پانچ افراد خانہ کی ضروریات باعزت پوری ہوتی رہیں۔

بھائی کے کراچی جانے کے بعد گھر میں مرد کا ہونا ضروری تھا کیونکہ دونوں چھوٹی بہنیں جوان ہو چکی تھیں اس لئے مجھے معہ مختصر کنبہ کے اپنے گھر بلا لیا اور ہم اکٹھے رہنے لگے ستمبر 61ء میں میرے میاں چوہدری احمد علی صاحب نے گورنمنٹ سروس سے استعفیٰ دیکر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں ملازمت کر لی تو امی جان نے بھی فیصلہ کر لیا کہ ہم بھی تمہارے ساتھ ربوہ منتقل ہو جاتے ہیں۔ آپ کا ہمارے ساتھ ربوہ آجانا دعاؤں کے علاوہ بہت سے دیگر فوائد کا موجب ہوا 63-1962ء میں گھر اور بچے کی تمام ذمہ داریوں سے بے فکر ہو کر میں نے نوشہرہ۔ سون سکیسر) گرلز ہائی سکول میں جاری ہونے والی جے' وی کلاس میں داخل لے لیا اور اپریل 64ء میں گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول دارلیمن میں میری تعیناتی ہو گئی۔ امی جی کے مخلصانہ اور بھرپور تعاون سے 28 سالہ ملازمت میں بچوں کی پرورش و نگہداشت اور دیگر گھریلو امور نہایت خوبی سے سرانجام ہوتے رہے۔ گھر سے میری عدم موجودگی میں میرے میاں اور نہ کسی مہمان نے محسوس کی سب کی حسب مراتب خاطر تواضع ہوتی رہی۔

ذیابیطس کے مریض تو پہلے ہی تھے مگر جب ان کا گود لیا بیٹا اور بہت پیارا نواسہ عزیز نصیر احمد مربی سلسلہ سیرالیون کے لئے گھر سے رخصت ہوا تو دل پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گئیں چیک اپ کے بعد معلوم ہوا ہلکا سا دل کا حملہ ہوا ہے۔ ذیابیطس اور دل کے حملے سے نظر بالکل ختم ہو گئی 93ء میں چارپائی پر بیٹھنے کی بجائے فرش پر اچانک گر پڑیں جس سے کولھے کی ہڈی میں فریکچر ہو گیا تو چلنے پھرنے سے بھی معذور ہو گئیں میں اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر کروں کم ہے کہ اپنی امی کے اس معذور دور زندگی سے پہلے ملازمت سے ریٹائرمنٹ لے لی تھی اور ان کی تمام ضروریات بستر پر مہیا کر دینے کی ذمہ داری بجالانے کے قابل ہو چکی تھی ورنہ میرے

باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ 3

28۔ جون 1976ء کو پہلی مرتبہ اس چندہ کی تحریک بذریعہ الفضل احمدی بہنوں کے سامنے پیش کی۔ اس تحریک میں بھی احمدی خواتین نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور تقریباً ساڑھے تین لاکھ روپے کی لاگت سے مہمان خانہ تعمیر ہو چکا ہے اور احمدی بہنیں مختلف موقعوں پر وہاں قیام کرکے آرام پاتی ہیں۔ یہ مہمان خانہ بھی احمدی خواتین کی قربانیوں کی یاد دلاتا رہے گا۔

صد سالہ جوبلی فنڈ۔ 1989ء جماعت احمدیہ کے لئے بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اس سال جماعت احمدیہ کو قائم ہوئے 100 سال کا عرصہ گزر جائے گا چنانچہ اس وقت کا شاندار استقبال کرنے کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا ناصر احمد صاحب نے 1973ء کے جلسہ سالانہ پر ایک عالمگیر منصوبہ کا اعلان فرمایا جس میں تمام دنیا کے احمدیوں کو مخاطب کیا گیا تھا۔ اس منصوبہ کا نام "صد سالہ احمدیہ جوبلی سکیم" رکھا گیا۔ اس منصوبہ کا مقصد کلام الٰہی کے انوار کو دنیا کونوں تک پھیلانا اور پہنچانا' دنیا کے مختلف ممالک میں خانہ ہائے خدا کی تعمیر مشن ہاؤسز کی تعمیر۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں احمدیہ لٹریچر کے تراجم و اشاعت اور عالمی جماعت ہائے احمدیہ کی ترتیب و تنظیم ہے۔

یہ منصوبہ 1974ء سے لے کر 1989ء تک پھیلا ہوا ہے اور اس کے مختلف مراحل ہیں۔ جماعت احمدیہ کے مرد و زن اس منصوبہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ہر طرح کی قربانیاں دے رہے ہیں۔ اور یہ عظیم منصوبہ اپنی تکمیل کے آخری مراحل میں پہنچ چکا ہے۔ ابتداء میں اس فنڈ کے لئے جماعت کو اڑھائی کروڑ جمع کرنے کی تحریک فرمائی تھی لیکن جو وعدہ جات جماعت نے کئے وہ اس رقم کے چار گنا سے بھی زائد ہیں۔ اس فنڈ میں احمدی مستورات عرصہ 14 سال سے باقاعدگی سے مالی قربانیاں پیش کرتی چلی آرہی ہیں۔

جماعت احمدیہ کا یہ طرہ امتیاز ہے کہ وہ خوشی کے مواقع پر (—) اور غیر (دینی) حرکات نہیں کرتی اور نہ ہی یہ جماعت نمود و نمائش اور اظہار تفاخر پر روپیہ ضائع کرکے خوشی محسوس کرتی ہے اس جماعت کے مرد و زن اپنی خوشیوں کا اظہار اپنے رب کے حضور اپنے مالوں کا حقیر نذرانہ پیش کرکے اور دین حق کی اشاعت و ترویج کے لئے اپنے مال پیش کرکے کرتے ہیں۔

تلخیص و ترجمہ شاہد جتوئی

21 ویں صدی کے لئے تیاری

"اکیسویں صدی کے لئے تیاری" برطانیہ کے شہرہ آفاق دانشور پال کینیڈی کی کتاب ہے۔ وہ اس وقت ییل (Yale) یونیورسٹی میں تاریخ کے پروفیسر ہیں۔ اس سے پہلے ان کی چار معرکتہ الآراء کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ ان میں "عسکری حکمت عملی اور سفارت کاری" "سفارت کاری کے پس پردہ حقائق 1870-1914ء" "برطانوی بحریہ کا عروج اور زوال" اور "بڑی طاقتوں کا عروج و زوال" شامل ہیں۔

دوسرے سیاروں کے برعکس زمین ایک ایسے مادے سے ڈھکی ہوئی ہے جسے "حیات" کہا جاتا ہے۔ اس مادے کا وزن بہت معمولی ہے۔ بمشکل یہ وزن زمین کے ایک ارب ویں حصے کے برابر ہوگا۔ لہٰذا دیگر سیاروں پر رہنے والی ذی روح مخلوق کے لئے اس کی نشاندہی کی کوئی اہمیت نہیں ہوگی اور ہماری کہکشاں میں تو یقیناً یہ مادہ قابل اعتناء نہیں ہوگا' پودوں' جانوروں' کیڑوں' فصلوں اور دیگر مخلوقات کے ساتھ ساتھ انسان بھی موجود ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ پانچ لاکھ سال قبل دیگر مخلوقات کے ساتھ نوع انسانی کا ظہور ہوا تھا۔ لیکن بنی نوع انسان کی افزائش اور معاشی سرگرمیوں نے زمین کی ان صلاحیتوں کو خطرے سے دوچار کر دیا ہے جو اس کا بنیادی وصف تھیں۔

انسانی آبادی میں جس تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اس سے نہ صرف کرہ ارض کی فضا پر خطرناک اثرات مرتب ہو رہے ہیں بلکہ خود انسان کے لئے کئی مہیب مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ 21ویں صدی میں عالمی سیاست کا نقشہ آبادی میں اضافے کے حوالے سے بنے گا۔ دنیا کے مختلف خطوں میں مختلف شرحوں سے اضافہ ہو رہا ہے۔ کہیں آبادی انتہائی تیز رفتاری سے پھیل رہی ہے۔ کہیں یہ اضافہ ایک مقام پر آکر رک گیا ہے اور کہیں آبادی میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ مختلف خطوں میں یہ فرق انتہائی بھیانک مسائل پیدا کر سکتا ہے۔ ان مسائل کی نشان دہی کرنے سے پہلے ضروری ہوگا کہ اکیسویں صدی میں آبادی میں ممکنہ اضافے کا جائزہ لیا جائے۔

1825ء میں جب ممتاز برطانوی دانشور "مالتھس" نے آبادی پر اپنا ایک مضمون لکھا تھا اس وقت دنیا کی آبادی ایک ارب تھی بعد ازاں صنعت کاری اور جدید دواؤں نے آبادی میں اضافے کی شرح بڑھا دی۔ اگلے سو سال میں آبادی دو ارب ہو گئی۔ پھر اگلی نصف صدی میں (1925ء تا 1976ء) یہ دگنی ہو کر 4۔ارب تک پہنچ گئی۔ 1990ء تک دنیا کی آبادی 5۔ارب 30 کروڑ سے تجاوز کر چکی تھی۔ یہ حقیقت ہے کہ حالیہ عشروں میں یہ اضافہ ست رہا ہے۔ کیونکہ بہت سارے ممالک میں شرح پیدائش کم ہو رہی ہے۔ ماہرین کے نزدیک شہروں کی طرف ہجرت اور دیگر عوامل کے باعث ایسا ہو رہا ہے۔ 2025ء تک صورتحال کیا ہو گی؟ اس پر تین آراء پائی جاتی ہیں' یعنی زیادہ اوسط اور کم اضافے کی بات کرنے والے تین مکتبہ ہائے فکر ہیں۔ آبادی میں اوسط اضافے اضافے کی بات کرنے والوں کا خیال ہے کہ 2025ء تک دنیا کی آبادی ساڑھے آٹھ ارب ہوگی۔ کم اضافے کی بات کرنے والے لوگوں کا کہنا ہے کہ آبادی سات ارب ساٹھ کروڑ ہو گی۔ جبکہ زیادہ اضافے کے حق میں بات کرنے والوں کے مطابق آبادی 9۔ارب 40 کروڑ ہوگی۔ عالمی بینک کے اعداد و شمار میں مختلف عوامل کو مدنظر رکھتے ہوئے بتایا گیا ہے 21 صدی کے آخری نصف حصے میں دنیا کی آبادی۔ 10۔ارب پر آکر رک جائے گی جب کہ دیگر ماہرین کہتے ہیں کہ ساڑھے چودہ ارب کی تعداد پر ایسا ہو سکتا ہے یہ اندازے مختلف فارمولے بنا کر لگائے گئے ہیں۔

ایک فارمولا یہ ہے کہ آبادی میں سالانہ اضافے پر غور کیا جائے 55-1950 کے دوران سالانہ اضافہ 4 کروڑ 70 لاکھ تھا۔ یعنی انگلینڈ اور ویلز کی موجودہ آبادی سے کچھ زیادہ 90-1985 کی مدت میں عالمی آبادی میں سالانہ 8 کروڑ افراد کی بڑھوتی ہوئی تھی جو کہ میکسیکو کی موجودہ آبادی کے برابر ہے۔ 2000-1995 کے سالوں میں زیادہ شرح پیدائش کے باعث 11 کروڑ 20 لاکھ افراد سالانہ آبادی میں اضافہ کریں گے۔ یہ نائیجیریا کی موجودہ آبادی کے برابر ہے۔

2025ء تک عالمی آبادی میں 95 فیصد اضافہ صرف ترقی پذیر ملکوں میں ہوگا جبکہ ترقی یافتہ ممالک کی آبادی کم ہو گی۔ 95-1990 کے درمیان دنیا میں اوسط سالانہ اضافہ 1ء7 فیصد رہا۔ یورپ میں یہ شرح معمولی یعنی 22ء فیصد تھی جبکہ افریقہ میں 3.0 فیصد تھی۔ 1950ء میں افریقہ کی آبادی یورپ کا نصف تھی۔ 1985ء میں دونوں براعظموں کی آبادی برابر یعنی 48 کروڑ ہو گئی۔ 2025ء میں افریقہ کی آبادی یورپ سے تین گنا ہو گی (یعنی بالترتیب ایک ارب 58 کروڑ اور 51 لاکھ ہوگی۔

بعض ملکوں کی آبادی میں اضافہ اس قدر تیزی سے کیوں ہو رہا ہے۔ اس کا جواب سادہ سا ہے۔ وہ یہ کہ ان ملکوں کی پوزیشن اس وقت وہی ہے جو انیسویں صدی میں انگلینڈ اور فرانس کی تھی۔ یہ ممالک بنیادی طور پر زرعی معاشرے ہیں جہاں شرح اموات کم ہو گئی ہے 2025ء تک چین کی آبادی موجودہ ایک ارب تیرہ کروڑ سے بڑھ کر ایک ارب 50 کروڑ تک ہو جائے گی۔ بھارت میں آبادی میں اضافے کی شرح سب سے زیادہ ہوگی۔ اس کی آبادی 2۔ارب تک پہنچ سکتی ہے اور وہ دنیا میں تاریخ انسانی کا سب سے زیادہ آبادی والا ملک بن جائے گا۔ 2025ء تک پاکستان کی آبادی 26 کروڑ 70 لاکھ' انڈونیشا کی 26 کروڑ 30 لاکھ' برازیل کی 24 کروڑ 50 لاکھ میکسیکو کی 15 کروڑ اور ایران کی 12 کروڑ 20 لاکھ ہوگی۔ انسان کو اس وقت کے معیار زندگی کے مطابق روزانہ اتنی خوراک درکار ہوگی جو دو سے تین ہزار کیلوریز (حرارے) فراہم کر سکے اور ساڑھے چار پونڈ پانی کی ضرورت ہوگی۔ خوشحال معاشروں کے شہریوں کے علاوہ دیگر ضرورتیں شاید پوری نہ کر سکیں۔ افریقہ اور لاطینی امریکہ کی صورتحال انتہائی ہوگی۔ ان حالات میں شہروں کی طرف ہجرت کا رجحان بھی بڑھے گا۔ دیہات اور شہروں میں غربت و افلاس کی شرح ایک جیسی ہوگی۔

1985ء میں ترقی پذیر دنیا کی صرف 32 فیصد آبادی شہروں میں رہتی تھی۔ 2025ء تک یہ شرح 57 ہوگی یعنی کوئی 4۔ارب 10 کروڑ افراد ترقی پذیر ممالک کے شہروں میں رہتے ہوں گے۔ ایک اندازے کے مطابق 2000ء تک میکسیکو سٹی میں 2 کروڑ 44 لاکھ' ساؤتھ پول میں 2 کروڑ 36 لاکھ' کلکتہ میں ایک کروڑ ساٹھ لاکھ' بمبئی میں ایک کروڑ 54 لاکھ' شنگھائی میں ایک کروڑ 47 لاکھ اور کراچی میں ایک کروڑ 20 لاکھ افراد رہتے ہوں گے۔

یہ رجحان صرف تعداد کا سوال پیدا نہیں کرتا بلکہ شہری زندگی میں جو سماجی اور ثقافتی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ ان کی نشاندہی کرتا ہے۔ ہزاروں سال پہلے قائم ہونے والا نینوا' روم' قسطنطنیہ' وینس' ایمسٹرڈیم۔لندن اور نیویارک جیسے شہر دولت تخلیق اور ثقافتی سرگرمیوں کا مرکز ہوا کرتے تھے جہاں اعلیٰ اور متوسط طبقے کے لوگ رہائش پذیر ہوا کرتے تھے۔ جہاں بڑے اور عمدہ قسم کے گھر' عالیشان بلیوارڈ پارکس اور تفریحی ہال تعمیر کئے گئے تھے۔ اسٹاک ہوم اور کوپن ہیگن جیسے بعض یورپی شہر اپنے خوشحال باشندوں کے باعث پرکشش تھے اور آج بھی ان کی پرشکوہ حیثیت باقی ہے۔ ان کے برعکس ایشیا' لاطینی امریکہ اور وسطی ایشیا کے 2۔ارب آبادی والے شہر انتہائی غربت اور سماجی شکست و ریخت کے مراکز بن گئے ہیں۔ ان شہروں میں بنیادی شہری سہولتوں کے فقدان کے علاوہ بیروزگاری اور عدم تحفظ کا احساس شہریوں میں ایسی بے یقینی کو جنم دے سکتا ہے جس سے انتہائی درجے کی سماجی ابتری پیدا ہوگی۔ آئندہ 20 اور 40 سالوں کے درمیان ایک خوفناک صورت حال جنم لے سکتی ہے۔

ایک المناک عنصر ایسا ہے جو بڑھتی ہوئی آبادی کو روک سکتا ہے اور وہ ہے ایڈز' عالمی ادارہ صحت کے مطابق 2000ء تک ایڈز کے وائرس سے متاثرہ افراد کی تعداد 4 کروڑ ہو جائے گی جن میں 90 فیصد افراد کا تعلق ترقی پذیر ممالک سے ہوگا۔ ایڈز کا شکار زیادہ تر بالغ لوگ ہوں گے جو کہ آبادی کا پیداواری اور تعلیم یافتہ حصہ ہوتے ہیں۔ اس سے متعلقہ معاشرے کی معیشت پر انتہائی منفی اثرات پڑیں گے۔ ایڈز کی آفت کے باوجود بنیادی سوال اپنی جگہ پر برقرار ہے کہ کیا زرعی معاشرے تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کے دباؤ کا مقابلہ کر سکیں گے یا نہیں؟ مشرقی ایشیا میں بعض ممالک اس مایوس کن صورتحال سے نکل آئے ہیں۔ اگر ان کا یہ رجحان قائم رہا تو جنوبی کوریا اور تائیوان آئندہ صدی کے شروع میں دنیا کے صحت مند اور امیر ترین قومیں ہوں گی۔

آبادی کے ماہرین اور معاشیات دانوں میں "آبادی اور اقتصادی ترقی" کے معاملے پر اختلافات پائے جاتے ہیں۔ ماہرین معاشیات کا کہنا ہے کہ آبادی اضافہ بالآخر معاشی ترقی کا باعث بنتا ہے جبکہ آبادی کے ماہرین اس کے آبادی کے وسائل پر بوجھ تصور کرتے ہیں۔ آبادی میں اضافے سے قدرتی ماحول متاثر ہوتا ہے اور سماجی حالات اور بین الاقوامی نظام تبدیل ہوتا ہے۔ انسان زمین کے تمام وسائل کو اپنے تصرف میں لاتا ہے۔ وہ جنگلات کو تباہ کرتا ہے' زیر زمین تیل' معدنیات اور دیگر خام مال نکالتا ہے' زرعی زمینوں کو ناکارہ بناتا ہے۔ دریاؤں اور سمندروں کو آلودہ کرتا ہے تصور کیجئے کہ 2025ء تک 9 سے 10۔ارب انسان ہوں گے' اس وقت صورتحال کیا ہوگی۔ چونکہ اس وقت تک آبادی کا 95 فیصد اضافہ ترقی پذیر ممالک میں ہوگا۔ لہٰذا بنیادی مسئلہ بھی یہیں درپیش ہے۔

جوں جوں لوگ ترقی کریں گے وہ زیادہ سے زیادہ قدرتی وسائل استعمال کریں گے یعنی ان کے تصرف کی سطح بلند ہوگی۔ ماحول کی تباہی میں ترقی یافتہ ممالک کے افراد کا زیادہ ہاتھ ہے کیونکہ ان کے تصرف کی سطح بلند ہے۔ ایک اندازے کے مطابق ایک امریکی فرد سویڈن کے کسی شخص سے 280 گنا ماحول کو تباہ کرنے کا ذمہ دار ہے کیونکہ اس کی پوری زندگی میں تصرف کی سطح بہت بلند ہے۔ لہٰذا آبادی میں اضافے کے ساتھ ترقی یافتہ ممالک کے لوگوں کو اپنا طرز زندگی بدلنا ہوگا تاکہ ماحول کا تحفظ کیا جا سکے۔ ترقی پذیر ممالک میں ابھی اس بات کا احساس پیدا نہیں ہوا کیونکہ انہیں ماحول سے زیادہ آبادی کا مسئلہ درپیش ہوگا۔

مغرب میں بہتر معیار زندگی کے باعث طویل عمر کے لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں 65 سال سے زائد عمر کے افراد کل آبادی کا 3ء15 فیصد ہیں۔ ناروے میں یہ تناسب

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

آزاد کشمیر میں انتخابات

جموں کشمیر فریڈم پارٹی کے صدر خالد ابراہیم خان نے اس بات کو رد کر دیا ہے کہ آزاد کشمیر میں انتخابات اقوام متحدہ کی نگرانی میں ہونے چاہئیں۔ یہ تجویز آزاد کشمیر کے وزیر اعظم سردار عبدالقیوم خان نے پیش کی تھی اپنی رہائش گاہ پر اخباری نمائندوں سے باتیں کرتے ہوئے خالد ابراہیم نے کہا کہ سردار قیوم نے یہ تجویز اس لئے پیش کی ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ 1991ء میں انتخابات میں دھاندلی ہوئی تھی یہ وہ انتخابات ہیں جن کے نتیجہ میں سردار قیوم بر سر اقتدار آئے۔ خالد ابراہیم نے کہا کہ سردار قیوم کا یہ تجویز پیش کرنا ثابت کرتا ہے کہ ہمارا یہ خیال کہ سردار قیوم کی اکثریت مصنوعی ہے درست ہے۔ گذشتہ انتخابات میں اس وقت بھی پاکستان کی حکومت نے کشمیر اسمبلی کی جو بارہ سیٹیں ہیں وہ سردار قیوم کو پیش کر دی تھیں اور یہ بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ انتخابات میں دھاندلی ہوئی تھی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر یہ تجویز مان لی جائے تو مقبوضہ کشمیر کی آزادی کے سلسلے میں ہمارا موقف کمزور پڑ جائے گا۔ سردار قیوم نے اقوام متحدہ کی زیر نگرانی انتخابات کروانے کی جو تجویز پیش کی ہے وہ یقیناً ناقابل قبول ہے۔

○○○

مقبوضہ کشمیر- ممبر یورپین پارلیمنٹ کے خیالات

حکومت پاکستان کی وزارت خارجہ کے ایک نمائندے نے مقبوضہ کشمیر کے متعلق یورپیئن ممبرز آف پارلیمنٹ کے خیالات کو سراہا ہے۔ اس نمائندے نے کہا کہ یورپیئن پارلیمنٹ کو جو کشمیر کے سلسلے میں تشویش ہے وہ خوش آئند ہے انہوں نے مزید کہا کہ اقوام متحدہ کے ایجنڈے پر سب سے پرانا معاملہ کشمیر ہی کا ہے۔ اور چاہئے کہ اس کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق جلد از جلد حل کیا جائے برطانیہ کی لیبر پارٹی نے اس بات کی تائید کی ہے کہ کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق ہی حل کیا جانا چاہئے۔ اب جبکہ ہندوستان نے مقبوضہ کشمیر میں انتخابات کا ڈول ڈالا ہے یہ بات زیادہ کھل کر سامنے آ رہی ہے کہ انتخابات نہیں بلکہ استصواب رائے سے معاملہ حل ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں پی۔ وی۔ نرسیماراؤ وزیر اعظم بھارت نے دسمبر میں انتخابات کرانے کی تجویز پیش کی تھی۔ لیکن الیکشن کمشنر نے اپنے ساتھیوں سے مشورہ کر کے اور کشمیر کا دورہ کرنے کے بعد حکومت کو اپنی اس رائے سے آگاہ کیا کہ فی الحال وہاں انتخابات نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ اب حکومت ہند کا خیال ہے کہ مارچ میں انتخابات کروائے جائیں گے۔ وہاں کی سب سے بڑی حزب مخالف بی۔ جے۔ پی۔ نے حکومت پر اس سلسلے میں خاصی کڑی نکتہ چینی کی ہے۔

○○○

پریس کی ذمہ داریاں

اے۔ پی۔ این۔ ایس۔ کی تیرھویں سالانہ تقسیم ایوارڈ کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مہمان خصوصی محترمہ بے نظیر بھٹو وزیر اعظم پاکستان نے کہا کہ پاکستان میں پریس کو مکمل آزادی حاصل ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ ایک جمہوری ملک کی ضروریات کے مطابق پریس کو اپنے کردار کا جائزہ لینا چاہئے۔ اور انہیں اس بات کا تجزیہ کرنا چاہئے کہ ان کی پالیسی کیا ہونی چاہئے۔ اس موقعہ پر آپ نے یہ بھی کہا کہ حکومت اور ملک پر الگ الگ غور کیا جانا ضروری ہے۔ ملک کی سالمیت کے خلاف کوئی بات نہیں کہی جانی چاہئے۔ جبکہ حکومت پر ہر قسم کے اعتراض اٹھائے جا سکتے ہیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ کچھ پریس تو سنجیدہ ہیں اور کچھ ایسا ہے جس میں سنجیدگی مقصود ہے۔ انہیں چاہئے کہ جب بھی کوئی اہم خبر دینا چاہیں اس کے یقین پر قائم ہو کر وہ خبر دیں کہ وہ سچ ہے اور ملک کو نقصان نہیں پہنچائے گی۔ پریس کی آزادی کی ذمہ داری پر غور کرنا اور صحیح نتیجہ پر پہنچنا نہایت ضروری ہے۔ جب حکومت نے پریس کو مکمل آزادی دی ہوئی ہے تو یہ پریس کا فرض ہے کہ وہ اپنے کردار پر غور کرتا رہے اور راہ راست سے نہ ہٹے۔ آپ نے اس بات پر زور دیا کہ قلم بہت طاقتور چیز ہے لیکن اسے استعمال کرنے کے لئے عقل و فہم کا استعمال بھی ضروری ہے۔ اور اس کے لئے احتساب کا ہونا لازمی ہے۔

○○○

اسرائیلی شامی افسروں میں خفیہ مذاکرات

امن مذاکرات میں حصہ لینے والے اسرائیلی اہلکار مسٹر یوری ساور اور ایک اعلیٰ شامی اہلکار کے درمیان یورپ کے کسی دارالحکومت میں گذشتہ چند روز سے خفیہ مذاکرات ہو رہے ہیں۔ ایک اسرائیلی اخبار نے یہ خبر دیتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ یہ مذاکرات خاصے طویل ہیں اور ان کا مقصد اسرائیل اور شام کے درمیان سرحدی تنازعات کو طے کر کے امن قائم کرنے کے کسی سمجھوتے پر پہنچنے کی راہ نکالنا ہے۔ یاد رہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان مذاکرات کا سلسلہ جون سے منقطع ہے۔

ان مذاکرات کا سلسلہ دوبارہ شروع کرنے کے لئے امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر کئی بار کوشش کر چکے ہیں۔ خود امریکی صدر مسٹر بل کلنٹن بھی اپنے سابقہ دورۂ مشرق وسطیٰ کے دوران مذاکرات دوبارہ شروع کرانے کی کوششوں میں ناکام رہے۔

اسرائیل کے ساتھ اس کے تمام ہمسایہ ممالک یعنی مصر، فلسطین، اور اردن امن سمجھوتے کر چکے ہیں۔ صرف شام باقی رہ گیا ہے۔ اگرچہ لبنان نے بھی ابھی تک سمجھوتہ نہیں کیا لیکن لبنان چونکہ شام کے زیر اثر ہے اس لئے اس کے امن سمجھوتے کا انحصار شام ہی پر ہے۔ اس وقت اسرائیل کو لبنان کے علاقوں سے حزب اللہ کی طرف سے مسلسل چھاپہ مار حملوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ جس نے اسرائیل کو خاصا زچ کر رکھا ہے۔ یہ چھاپہ مار گروپ شیعہ خیالات کا ہے اور اسے ایران کی طرف سے مدد دی جاتی ہے۔

شام کا اسرائیل سے تنازعہ گولان کی پہاڑیوں کے واپس کرنے سے ہے جن پر اسرائیل نے 1967ء کی عرب اسرائیل جنگ میں قبضہ کر لیا تھا۔ شام چاہتا ہے کہ اسرائیل فوری طور پر یہ پہاڑیاں خالی کر کے شام کے حوالے کر دے۔ اسرائیل ان جگہوں کو خالی کرنے پر تو آمادہ ہے لیکن وہ یہ کام آہستہ کرنا چاہتا ہے اور اس سے پہلے شام سے امن سمجھوتے پر دستخط کروا کر معمول کے تعلقات بحال کرنا چاہتا ہے۔ شام چاہتا ہے کہ امن سمجھوتہ اس وقت کیا جائے جب اسرائیل اس کے علاقے خالی کر دے۔

شام کے صدر مسٹر حافظ الاسد جو چوتھائی صدی سے زائد عرصے سے اپنے ملک پر حکمران چلے آ رہے ہیں اسرائیل سے سخت رویہ اپنائے ہوئے ہیں اور اپنے رویے میں کوئی لچک نہیں آنے دینا چاہتے۔ وہ حزب اللہ کو دہشت گردی کی کارروائیوں سے روکنے پر بھی راضی نہیں ہیں۔

○○○

بوسنیا کا امن امریکہ سے وابستہ ہے

امریکہ کے صدر مسٹر بل کلنٹن کا کہنا ہے کہ بوسنیا کا امن دنیا کی واحد سپر پاور امریکہ پر منحصر ہے اور امریکہ کی امن فوج کم سے کم خونریزی کے ذریعے یہ مقصد حاصل کر سکتی ہے۔

اپنی قوم کے نام ایک ٹیلی ویژن خطاب میں انہوں نے امریکہ کے 20 ہزار فوجیوں کو بوسنیا بھیجنے کے معاملے کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ بوسنیا میں جاری تقریباً 4 سالہ خانہ جنگی کا خاتمہ امریکہ کے فوجی مفادات کی تکمیل کے لئے بھی ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس جنگ نے یورپ کے قلب کو متاثر کر دیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ امریکی فوجیں بھیجنے کے مشن کو پورا کرنے سے ہم معصوم سویلین کی جانیں بچا سکیں گے خصوصاً بچوں کی جانیں اس وقت خطرہ میں ہیں۔ اس کے ساتھ وسطی یورپ میں استحکام قائم کیا جا سکے گا۔ انہوں نے کہا یہ وہ علاقہ ہے جو ہمارے قومی مفادات کے لئے بے حد ضروری ہے۔

امریکی کانگرس کے صدر مسٹر باب ڈول نے صدر کی تقریر کو سراہا اور اس کو درست سمت میں پہلا قدم قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ کانگرس کے ارکان کو سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا ہو گا۔

○○○

رانا عبدالرزاق خان۔ خوشاب

میرا خاندان

میرے خاندان میں احمدیت تقریباً 1901ء میں آئی۔ جب میرے دادا جان چوہدری غلام نبی صاحب کے والد اور ان کے کزن چوہدری غلام احمد و دیگر بزرگوں نے جو تعداد میں تقریباً ایک صد تھے) بیعت کی۔

ہمارے کاٹھگڑھ میں سے پہلے باقاعدہ واقف زندگی عبدالکریم خاں کاٹھگڑھی تھے۔ جن کے بیٹے حافظ عبدالحلیم صاحب اب مربی سلسلہ ہیں۔ ہمارے کاٹھگڑھ کے خاندان میں سے اس وقت تقریباً گیارہ مربی سلسلہ کام کر رہے ہیں۔

مجھے 1985ء سے 1988ء تک قائد مجلس خدام الاحمدیہ چک نمبر 2/T.D.A خوشاب 1989ء سے 1995ء صدر جماعت چک نمبر 2/T.D.A ہوں۔ میرے چچا عبدالحکیم خاں صدر حلقہ گڑھ موڑ جھنگ ہیں۔ اور امیر حلقہ بھی ہیں میرے کزن نذیر احمد نثار صاحب سیکرٹری مال گگی نو جھنگ ہیں۔ میرے ماموں جان عبدالستار خان عرصہ چھ سال تک گگی نو جماعت کے صدر رہے ہیں۔

اس وقت میرے ماموں زاد بھائی محمد حنیف صاحب صدر جماعت گگی نو ہیں۔ میرے بہنوئی عبداللطیف خاں زعیم خدام الاحمدیہ حلقہ نصیر آباد ربوہ ہیں میری بہن منصورہ بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ گگی نو ضلع جھنگ ہیں۔ میری اہلیہ پروین اختر سیکرٹری ناصرات چک نمبر 2/T.D.A ہیں۔ اور اس وقت قائم مقام صدر لجنہ خوشاب کے فرائض سرانجام دے رہی ہیں جبکہ وہ نائب صدر لجنہ خوشاب بھی ہیں۔

میرے کزن مسعود احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد گگی نو جھنگ ہیں
ان کے بیٹے احمد محمود مربی سلسلہ ہیں۔ میرے ہم زلف مبارک احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ Koblenz فرینکفرٹ جرمنی ہیں۔ میرے ہم زلف بشیر احمد صاحب قائد مجلس Perstorp سویڈن ہیں۔

نظارت تعلیم کے اعلانات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

○ وہ احمدی طلباء و طالبات جو امسال یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور میں داخلہ لینے کا ارادہ رکھتے ہوں وہ مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے فوری طور پر نظارت تعلیم سے رابطہ کریں۔

○ ہمدرد انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ سائنسز ہمدرد یونیورسٹی کراچی نے Ph.D (بزنس ایڈمنسٹریشن) میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

متعلقہ M.com/MPA/MBA مضامین میں ماسٹرز کرنے والے طلبہ درخواست دے سکتے ہیں۔

یہ PH.D مارکیٹنگ - فنانس، مینجمنٹ۔ بزنس اکنامکس۔ Behavioural سائنسز وغیرہ میں کروائی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ہمدرد انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ سائنسز کا پراسپکٹس ملاحظہ کریں۔ یہ Prospectus اس پتہ پر لکھ کر حاصل کیا جاتا ہے

رجسٹرار ہمدرد یونیورسٹی مدینۃ الحکمہ - محمد بن قاسم ایونیو۔ کراچی 7600 ٹیلی فون 6996001-0-6900000 مزید معلومات کے لئے روزنامہ "Dawn" 95-11-24 ملاحظہ فرماویں۔

○ ڈیپارٹمنٹ آف انگلش اینڈ لٹریچر پنجاب یونیورسٹی نے پوسٹ گریجوایٹ ڈپلومہ (انگریزی) میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ اس کا دورانیہ ایک سال ہے۔ کم از کم تعلیمی معیار ایم اے انگلش ہے۔

درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 12- دسمبر 1995ء مقرر ہے۔ مزید تفصیلی معلومات کے لئے روزنامہ نیوز مورخہ 28- نومبر 95ء ملاحظہ فرماویں۔

○ ہمدرد کالج آف میڈیسن ہمدرد یونیورسٹی کراچی نے فرسٹ ایئر M.BB.S میں داخلہ کا اعلان کیا ہے اہلیت انٹرمیڈیٹ (پری میڈیکل) کم از کم 60 فیصد نمبر حاصل کئے ہوں۔ داخلہ سے قبل ایک داخلہ ٹیسٹ پاس کرنا ضروری ہے۔

درخواست فارمز جمع کروانے کی آخری تاریخ 20- دسمبر 95ء مقرر ہے۔ داخلہ ٹیسٹ 23 دسمبر 95ء کو ہو گا۔

مزید تفصیلی معلومات کے لئے روزنامہ "Dawn" 95-12-1 اور روزنامہ جنگ 95-12-2 ملاحظہ فرماویں۔

بقیہ صفحہ 4

دل میں حسرت رہتی۔ ے

عمر بھر تیری محبت میری خدمت گر رہی
تیری خدمت کے قابل جب ہوئی تو چل بسی

اللہ تعالیٰ نے ماں بیٹی کے پیار کی لاج رکھی۔ وہ اپنے آخری سفر پر میرے ہاتھوں اور میرے ہی گھر سے روانہ ہوئیں اکلوتا بیٹا اور دونوں بیٹیاں اور داماد بھی جان جان آفریں کے سپرد کرنے سے پہلے جرمنی سے آ گئے تھے۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ اپنی رحمت نازل فرماتا رہے۔

بقیہ صفحہ 5

4ء16 اور سویڈن میں 4ء18 ہے۔ 2040ء تک 65 سال سے زیادہ عمر کے لوگوں کی تعداد 40 فیصد ہو جائے گی۔ اس طرح یہ "بوڑھوں کے معاشرے" کہلائیں گے۔ دوسری طرف شرح پیدائش میں کمی کی وجہ سے 15 اور 63 سال کے درمیان کی ورک فورس میں بھی کمی آئی ہے۔ اندازہ ہے کہ 2025ء تک اٹلی کی ایک چوتھائی آبادی یعنی 65 ملین افراد کی عمر 65 سال سے زیادہ ہو گی۔ ترقی پذیر ممالک میں بوڑھے افراد کی شرح کم ہے۔ افریقہ میں 65 سال سے زائد عمر کے افراد 2 یا 3 فیصد ہیں۔ یہ صورت حال ترقی یافتہ ممالک کے اقتصادی مستقبل کے لئے زیادہ موزوں نہیں ہے۔

ترقی یافتہ ممالک میں آبادی میں کمی کا ایک دوسرا منفی پہلو ان کی قومی سلامتی سے متعلق ہے۔ ان ممالک کی افواج میں بڑی تعداد میں نوجوانوں کی بھرتی کا مسئلہ درپیش ہو گا۔ یہاں اسرائیل جیسے ملک کی مثال دینا ضروری ہے۔ اس کی آبادی 530 افراد فی مربع میل ہے جبکہ اس کے زیر قبضہ علاقے غزہ کی پٹی میں عربوں کی آبادی 4206 افراد فی مربع میل ہے۔ اس طرح مستقبل میں اسرائیل کو اپنی سلامتی کے لئے زبردست مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ 21 ویں صدی میں ترقی پذیر ممالک میں آبادی کے زبردست دباؤ کے باعث وہاں سے بڑے پیمانے پر ہجرت ہو گی۔ ترقی یافتہ ممالک اپنے امیگریشن قوانین جتنا بھی سخت بنا لیں وہ اس ہجرت کو نہیں روک سکیں گے۔ اس طرح دیکھا جائے تو آبادی میں اضافہ کا زیادہ نقصان ان ترقی یافتہ ممالک کو ہو گا جو آبادی کو کنٹرول کرنے کا طریقوں پر عمل پیرا ہیں۔

(پندرہ روزہ المصلح یکم تا 15- ستمبر 95ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 4- دسمبر-1995
درجہ حرارت کم از کم 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 21 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے پاکستان کی سٹاک مارکیٹ کی صورت حال کا جائزہ لینے اور سٹاک مارکیٹ میں استحکام پیدا کرنے کے لئے ایک کمیٹی قائم کرنے کے احکام جاری کئے ہیں۔ پاکستان کے تینوں سٹاک ایکسچینجوں کے صدور نے وزیر اعظم سے ملاقات کی اور سٹاک مارکیٹ مستحکم کرنے کے لئے اپنی تجاویز پیش کیں۔ وزیر اعظم نے ان تجاویز پر غور کرنے کے لئے جو کمیٹی بنائی ہے اس کا سربراہ شمیم احمد خان چیئرمین کارپوریٹ اتھارٹی کو مقرر کیا گیا ہے۔ کمیٹی دو روز کے اندر اندر اپنی رپورٹ وزیر اعظم کو پیش کرے گی۔ ای۔او۔بی۔آئی قواعد وضوابط کے تحت سٹاک مارکیٹ میں سرمایہ کاری کرے گی۔ یہ اصولی فیصلہ تینوں صدور کی وزیر اعظم سے ملاقات کے دوران کیا گیا۔ وزیر اعظم نے این۔آئی۔ٹی۔' آئی۔سی۔پی' اور سٹیٹ لائف کے نجکاری کے ذریعے حاصل ہونے والے فنڈز جلد جاری کرنے کی ہدایات بھی دیں۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے فیصل آباد کا مختصر دورہ کیا۔ اس دورے کے دوران وہ رکن پنجاب اسمبلی نواب شیر وسیر سے ان کی والدہ کی وفات پر اظہار تعزیت کے لئے ان کے گاؤں بھی گئیں۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ معاشی افراتفری پھیلانے کی سازش ناکام بنا دی گئی ہے۔ انہوں نے ملک کی اقتصادی صورت حال کو تسلی بخش قرار دیا ہے۔ وزیر اعظم نے بینک آف امارات کی شاخ کو سیل کرنے اور وزیر اعظم کی منظوری کے بغیر ریگولیٹری ڈیوٹی عائد کرنے کے معاملے کی فوری تحقیقات کا بھی حکم دیا ہے۔

○ اپوزیشن نے پنجاب اسمبلی کا اجلاس بلانے کے لئے 82۔ ارکان اسمبلی کے دستخطوں سے ریکوزیشن جمع کرا دی ہے۔ ریکوزیشن کا چار نکاتی ایجنڈا ہوشربا مہنگائی ۔ اقتصادی بحران۔ شہباز شریف کے خلاف انتقامی کارروائیوں اور خواتین پر تشدد پر مشتمل ہے۔

○ ہانگ کانگ کے جریدے فار ایسٹرن اکنامک ریویو کی رپورٹ کے مطابق چین نے اسلامی شدت پسندوں کے خطرے کے پیش نظر پاکستان سے سنکیانگ کے راستے وسط ایشیا تک نئی شاہراہ کا منصوبہ مسترد کردیا ہے۔ اور پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ دینی جماعتوں اور جماعت اسلامی کے خلاف کارروائی کرے۔ چین نے پاکستان کی اسلامی تنظیموں پر سنکیانگ میں مبینہ طور پر عسکریت پسندوں کو رقم ہتھیار اور تربیت فراہم کرنے کا الزام لگایا ہے اور بتایا ہے کہ سنکیانگ اسلامی شدت پسندوں کا گڑھ بن گیا ہے۔ فار ایسٹرن ریویو نے یہ بھی لکھا ہے کہ جماعت اسلامی کے لاہور کنونشن میں سنکیانگ کے علاقہ یوگور کے مسلمانوں کا ایک گروپ بھی شریک ہوا تھا اور سو کے قریب چینی نوجوان اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد اور سید مودودی انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ منصورہ لاہور میں زیر تعلیم ہیں۔

○ جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے فار ایسٹرن اکنامک ریویو کی اس خبر پر کہ چین نے دینی جماعتوں اور خاص طور جماعت اسلامی کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ چین جیسے دوست ملک میں جماعت اسلامی نے کسی کو مسلح جدوجہد پر نہیں ابھارا۔ انہوں نے کہا کہ ہم پاک چین دوستی میں ہرگز کمی نہیں آنے دیں گے۔

○ ایم کیو ایم کی جانب سے اتوار کو یوم سوگ و احتجاج کے سلسلے میں کی گئی ہڑتال جزوی طور پر کامیاب رہی۔ ہڑتال کے دوران شہر میں تعلیمی ادارے سرکاری دفاتر اور کاروباری ادارے بند رہے۔ جبکہ حساس علاقوں میں مکمل ہڑتال رہی۔ مختلف جگہوں پر فائرنگ اور دھماکے ہوتے رہے گیارہ گاڑیاں نذر آتش کردی گئیں اور دو افراد ہلاک ہوگئے۔ مسلح افراد نے 35 سے زائد گاڑیاں چھین لیں۔

○ ایم۔کیو۔ایم کی مذاکراتی ٹیم کے سربراہ اجمل دہلوی نے کہا ہے کہ اگر فرضی پولیس مقابلے نہ ہوں تو کراچی میں ہڑتال بھی نہیں ہوگی۔ انہوں نے بتایا کہ الطاف حسین نے ہدایت کی ہے کہ ٹیم مذاکرات کو دوبارہ شروع کرانے اور کامیاب بنانے کے لئے اپنی تمام تر توانائی استعمال کرے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ آبرومندانہ سمجھوتے کے لئے طاقت کا استعمال بند کرے اور ایم کیو ایم کے 18۔ نکات تسلیم کرے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں مہاجروں کی نسل کشی جاری ہو وہاں الطاف حسین کی واپسی پر ان سے کون انصاف کرے گا۔

○ مسلم لیگ (ن) نے حکومت کے خلاف احتجاج کو بتدریج وسعت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ مسلم لیگ مہنگائی۔ امن و امان۔ اور سیاسی انتقامی کارروائیوں اور حکومت کی پالیسیوں کے خلاف جنوری 1996ء میں ہر سطح پر احتجاج کرے گی دریں اثناء 6 دسمبر کو مسلم لیگ لاہور میٹروپولیٹن کے زیر اہتمام ہر صوبائی حلقہ میں مہنگائی کے خلاف بھوک ہڑتالی کیمپ لگائے جائیں گے۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ موجودہ جمہوری حکومت چٹان کی طرح مضبوط ہے۔ اور اس کے خلاف ہر سازش ناکام ہوگئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقتدار نہ ملنے پر مخالفین جمہوریت کے راستے میں روڑے اٹکا رہے ہیں۔ لیکن انہیں منہ کی کھانی پڑے گی۔ انہوں نے مہنگائی پر قابو پانے کے لئے ذخیرہ اندوزوں اور مصنوعی قلت پیدا کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کے لئے چاروں صوبائی حکومتوں کو ہدایت کی۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عارف نکئی کے خصوصی احکامات کے تحت محکمہ اوقاف کی نگرانی میں چلنے والی تمام مساجد کی مذہبی امور کی کمیٹیاں ختم کردی گئی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ کمیٹیاں اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کر رہی تھیں جس کے باعث محکمہ کو ہزاروں کا خسارہ برداشت کرنا پڑ رہا تھا۔

○ سپاہ صحابہ جھنگ کے اعلیٰ سطحی اجلاس میں سپاہ صحابہ کے صوبائی رہنماؤں اور کراچی کے 13- کارکنوں کو انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت کی طرف سے سزائے موت دینے کے فیصلہ کی پرزور مذمت کی گئی۔ اور کہا گیا کہ حکومت اسلامی تحریکیں کچلنے کی امریکی سازش میں ناکام رہے گی۔ مزید کہا گیا کہ سپاہ صحابہ تمام دینی جماعتوں کے ساتھ مل کر حکومت کے خلاف منظم احتجاج کرے گی۔

○ سوئی گیس فیلڈ میں بگٹی قبائل کے درمیان جاری لڑائی میں راکٹ لانچروں۔ دستی بموں۔ اور خودکار ہتھیاروں کا آزادانہ استعمال کیا جارہا ہے صورت حال انتہائی کشیدہ بیان کی جارہی ہے۔ نواب اکبر بگٹی کے حامی بگٹیوں اور مخالف کلپروں نے ایک دوسرے پر حملہ کرنے کا الزام لگایا ہے۔ اگرچہ کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی لیکن متعدد مکانات تباہ اور مویشی ہلاک ہوچکے ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے ملتان بنچ کے مسٹر جسٹس رانا محمد ارشد خان نے ایک مقدمہ میں اپنے ریمارکس میں کہا ہے کہ راشی پولیس اور مجسٹریٹوں کی من مانی سے انصاف نہیں ملتا۔ خدارا صورت حال پر سنجیدگی سے غور کیا جائے جسے پولیس اور ماتحت عدالتوں سے انصاف نہ ملے تو اسے بڑی عدالتوں تک پہنچتے پہنچتے پریشانیوں کے بہت سے دریا عبور کرنے پڑتے ہیں۔

○ سابق نگران وزیر اعظم معین قریشی نے کہا ہے کہ حکومت اور اپوزیشن ایک دوسرے پر الزامات کا رویہ ترک کردیں۔ دونوں سیاست کو ذاتی مفادات سے بالاتر کردیں۔ اس وقت پاکستان ٹوٹنے کی باتیں ہو رہی ہیں۔ قوم اس وقت امتحان سے گزر رہی ہے۔ مگر مجھے امید ہے کہ اگر ہم اپنی ثقافت اور اسلامی تہذیب کے مطابق جدید ٹیکنالوجی اپنائیں تو تاریکی ختم ہو سکتی ہے۔

○ جمعیت اہل حدیث کے مرکزی امیر سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ ہم ملی یکجہتی کونسل کو سیاسی پلیٹ فارم بنانے کی مخالفت کریں گے انہوں نے کہا کہ آئندہ انتخابات میں تیسری قوت کے برسر اقتدار آنے کا کوئی امکان نہیں۔

○ آل پاکستان ٹیکسٹائل ملز ایسوسی ایشن (اپٹما) نے ملک گیر ہڑتال کی دھمکی دے دی ہے اپٹما نے کہا ہے کہ اگر حکومت کپاس کی برآمد پر پابندی لگا دے تو ہم یہ کپاس عالمی ریٹوں پر خریدنے کے لئے تیار ہیں۔

○ کرپٹ وزراء کے خلاف پیپلز پارٹی کے ناراض ارکان نے اسمبلی ہال کے سامنے بھوک ہڑتال کی۔

○ مسلم لیگ (ن) کے چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ قومی حکومت کی پیشکش "دعوت گناہ" ہے۔ اپوزیشن وزارتوں کو ٹھوکر مارتی ہے۔ یہ حکومت بینکوں سے قرض لینے کی بجائے سوداکاروں سے کمیشن لے لیتی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ آئندہ الیکشن میں دھاندلی کا خاموش منصوبہ بنالیا گیا ہے۔

○ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو نے مسلم لیگ (ج) کے ناراض ارکان سے رابطے شروع کردیئے ہیں۔

○ مسٹر نواز شریف مسٹر شہباز شریف اور اتفاق گروپ کے دوسرے ڈائریکٹروں کے اکاؤنٹ منجمد کردیئے گئے ہیں۔

قیمتی جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ فون: 487

سولیس ہومیو کمپنی ربوہ کی ادویات
FLUEX 30 CAPS نزلے زکام کے لئے
COUGHEX 30 CAP نئی پرانی عام و شدید کھانسی کیلئے
NEURALGEX 30 CAP اعصابی وجسمانی دردوں کے لئے
INFACTEX 30 CAP معدہ چھاتی حلق کی انفیکشن کیلئے
BEXUREX 30 CAP بچوں کے بستر پر پیشاب کے لئے
بالمشافہ ملیں یا بذریعہ ڈاک طلب کریں
المنیب پولی کلینک
نظام آما مارکیٹ گولبازار ربوہ

حفظان صحت کے اصولوں کی پابندی کریں
ہمدردانہ مشورہ
کامیاب علاج
مطب ناصر دواخانہ
گولبازار ربوہ
فون
04524-212434